رسائل

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی

ترجمہ، مقدمہ وحواشی

محمد نذیر رانجھا

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

www.maktabah.org

رسائل

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ، مقدمہ وحواشی

محمد نذیر رانجھا

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں، ضلع میانوالی

www.maktabah.org

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : رسائل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ

ترجمہ، مقدمہ و حواشی : محمد نذیر رانجھا

ترتیب : وی پرنٹ، راولپنڈی، ۰۵۱-۵۸۱۴۷۹۶

اہتمام : پورب اکادمی پبلشرز، اسلام آباد، ۰۵۱-۵۳۸۲۹۶۷

ناشر : خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں، ضلع میانوالی

طباعت : اوّل

سالِ طباعت : ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

ہدیہ : [redacted]/- روپے

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں، ضلع میانوالی

www.maktabah.org

سے غافل نہیں گزارا اور ایک لحظہ بھی تیرے ذکر کی جدائی کا عذاب نہیں دیکھا۔ مجھے معاف فرمادے کہ میں درد سے بے طاقت ہوگئی ہوں۔'' حق تعالیٰ نے فرمایا: ''اے چیونٹی! قیامت کے روز علی سے تیرا حق دلواؤں گا۔'' چیونٹی نے دوبارہ قدس مآب (باری تعالیٰ) کی جناب میں عاجزی سے عرض کی کہ اے اللہ! (حضرت) علیؓ نے پاؤں مجھ پر بے خبری میں رکھا ہے، جان بوجھ کر نہیں رکھا، لہٰذا میں امیدوار ہوں کہ تو حضرت علیؓ کی خطا معاف فرمائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علیؓ! آپ نے زمین پر پاؤں ہوش سے کیوں نہیں رکھا؟ اگر اس چیونٹی کی سفارش نہ ہوتی تو آپ ہلاکت میں گر پڑتے۔ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے، جس کے بعد آپ عذر اور شفاعت کے محتاج ہوجائیں۔

کتے پر ترحم وشفقت

اے باوفا بھائیو! اور اے باصفا دوستو! ایک عجیب قصہ جو اس غریب کا نصیب وحصہ ہے (یعنی اس کے ساتھ پیش آیا ہے) بڑے دھیان اور اچھے یقین سے سنو۔ ایک روز میں اکبر آباد کی گلیوں میں سے ایک گلی میں جارہا تھا۔ سخت سردی کے موسم اور بارش کی زیادتی کی وجہ سے کیچڑ اور مٹی بڑھ گئی تھی۔ کتے کا ایک بچہ اس کیچڑ اور مٹی میں ڈوب کر اور لاچار ہوکر بہت زیادہ گریہ وزاری، چیخ وپکار اور بڑی فریادیں کررہا تھا۔ اس کی فریادرسی کے ضمن میں مَیں نے رحم وشفقت کی ایک توجہ (ادھر) کی۔ اسی واقعہ کے ساتھ ہی میں نے اسی گلی میں پریشانی واضطراب کے عالم میں معشوق حقیقی اور محبوب تحقیقی کی پرپیچ وتاب زلف کا مشاہدہ کیا، جیسا کہ ارباب ذوق ومواجید اور اصحاب شوق وتوحید کو ہوتا ہے۔ میں حیرت وحیرانی اور بڑے درد وسرگردانی کے ساتھ چل رہا تھا، اگر تو عشق کے راستے پر چلا ہے اور شراب محبت چکھی ہے تو جانتا ہوگا۔ اچانک گلی کی دوسری طرف سے میں نے ایک کتے کو دیکھا کہ وہ میری جانب آرہا ہے۔ گلی کے درمیان مٹی اور کیچڑ بہت تھی (لہٰذا) چھینٹ پڑنے کے ڈر سے میں گھبرایا کہ کپڑے پلید ہوجائیں گے۔ میں نے چلنے میں تیزی اور سبقت کی۔ ہر چند

www.maktabah.org

میں نے کوشش کی (لیکن) جہاں زیادہ کیچڑ تھی، کتا (وہاں) میرے برابر آ پہنچا تو اس نے فصیح زبان اور نرم انداز میں مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلٰی نَفْسِہِ الظُّلْمَ یَاعِبَادُ فَلَا تَظَالِمُوْا."

یعنی: حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کے لیے ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے۔ پس اے میرے بندو! تم ایک دوسرے کے ساتھ ظلم مت کرو۔

پھر تم نے کیوں ظلم وستم کیا؟ کہ شارع عام تمام چلنے والوں کی گزرگاہ ہے، خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان۔ (تمہارا) مجھ سے پہلے گزرنے کی کوشش کرنا، میرے اوپر ظلم ہے۔ میں نے اس کے جواب میں کہا: "میں نے کپڑے کے نجس ہو جانے کے خوف سے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا (کیونکہ) کپڑے کا پاک ہونا، نماز کے جائز ہونے کی شرط ہے۔" کتے نے مجھے جواب دیا: "اگر تمہارا کپڑا ناپاک ہو جاتا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا (لیکن) تم (اپنے) تکبر اور غرور کو سات بار دریا میں دھولو تو پھر بھی ہرگز پاک نہیں ہوگا۔ اگر ایک درویش تکبر کی وجہ سے کتے پر فخر کرے تو اہلِ حق کو اس کی صحبت میں بیٹھنا جائز نہیں۔" میں اس کے سامنے تواضع سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اگر مجھ سے ظاہری طور پر تکبر وغرور کا اظہار ہوا ہے تو اب میں ہزار عجز ولاچاری کے ساتھ حقیقی اور معنوی طور پر تمہارے سامنے گرتا ہوں۔ کتے نے پھر مجھ سے کہا کہ اہلِ حق کا شیوہ ایثار ہے، اختیار نہیں۔ تم نے خشکی والی طرف اپنے لیے رکھی اور کیچڑ والی طرف میرے لیے چھوڑی، تصوف یہ نہیں جو تم نے کیا۔ اولیاء کا راستہ یہ نہیں ہے جو تم نے (میرے) حوالے کیا۔

؎ شرمت بادا ہزار شرمت بادا

یعنی: تمہیں شرم ہو، ہزار بار شرم ہو۔

یہ فقیر ہزار شرمندگی وندامت کے ساتھ جس طرف کیچڑ تھی، عجز وانکساری کے ساتھ کھڑا ہو گیا، اور خشک جانب اس کتے کے لیے چھوڑ دی۔ کتا پھر کہنے لگا کہ اس ضعیف عقل

www.maktabah.org

اور کم ورشعور سے اللہ تبارک وتعالیٰ کو نہیں پایا جا سکتا، کامل طالب حق وہ ہے، جس کا دل دانا ہو اور درمیانہ (درجے کا طالب) وہ ہے جس کی آنکھ بینا ہو اور ادنیٰ (درجے کا طالب) وہ ہے کہ اس کے کان سننے والے ہوں اور اگر ان میں سے کوئی چیز بھی نہ ہو تو پھر اسے چاہیے کہ ابرار جو بڑے عابد، زاہد، متقی اور پاکیزہ لوگ ہیں، ان کا راستہ اختیار کرے اور مقربین (درگاہ) صوفیہ، جن کی شان "لَافَرْقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ "(۶) (مذکور) ہے اور "اَلْفَقْرُ اِذَا تَمَّ فَهُوَ اللّٰهُ "(۷) جن کی آن ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ (۸) جن کا شیوہ ہے، میں شامل ہو جائے۔

اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةِ وَالْجَاهِلُ لَاتُغْنِيْهِ الْعِبَادَةَ. (۹)

یعنی: عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے اور جاہل کے لیے عبادت بھی کارآمد نہیں ہوتی۔

قرب ومعیتِ الٰہی

"وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَاكُنْتُمْ "(۱۰) (سورۃ الحدید، آیت ۴)۔ "وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ "(۱۱) (سورۃ ق، آیت ۱۶)۔ اپنے وجود کو اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ اور اس کو اپنے ساتھ سمجھنا چاہیے اور اسے دور خیال نہیں کرنا چاہیے۔ ظاہری طور پر اس آیت شریف کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں بھی ہو اور ہم انسان کی شہ رگ (رگ جان) سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ پس جاننا چاہیے کہ کسی شے کے کسی چیز کے ساتھ ہونے کو معیّت کہتے ہیں اور یہ چیز کا چیز کے ساتھ ہونا یا مجازی طور پر ہے اور یا حقیقی طور پر۔ سو علمائے ظاہر کا مذہب یہ ہے کہ یہ چیز کا چیز کے ساتھ ہونا مجازی طور پر ہے، حقیقی طور پر نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہان کے تمام ذرات کے ساتھ ہے، (لیکن) ذات سے نہیں، بلکہ علم سے اور وہ تمام ذرات پر قدرت رکھتا ہے۔ علم کلام کے عام ماہرین کا مذہب اسی طرح ہے۔ لیکن صوفیہ ظاہری معنی پر قناعت نہیں کرتے، (بلکہ) وہ جزی حقیقت کو طلب کرتے ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت (ساتھ) کائنات کے تمام

www.maktabah.org